خدا تعالےٰ کو پانے کے لئے اس کے رسول پر ایمان لانا ضروری ہے

گذشتہ پرچہ میں مختصراً بتایا جا چکا ہے کہ ڈی۔اے۔وی کالج لاہور کے پرنسپل صاحب نے اپنی ایک تقریر میں مختلف مذاہب میں اختلاف کی جو یہ وجہ بیان کی ہے۔ کہ ان مذاہب کے پیشواؤں نے اپنی تقلید کو نجات کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان مذاہب کے پیشواؤں کی تعلیم کو ترک کر دینا۔ اور ان کی تقلید نہ کرنا تفرقہ کا موجب ہوا ہے۔ اب پرنسپل صاحب کے اس دعوے کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے کہ ویدک دھرم میں یہ کمزوری نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ انہوں نے کہا:۔

"آؤ ہم دیکھیں۔ کہ ہمارے دھرم میں بھی یہ کمزوری ہے۔ میرا کہنا ہے۔ کہ ہمارے دھرم میں یہ کمزوری نہیں ہے۔ ہمارا دھرم یہ نہیں سکھاتا۔ کہ اس کے بانیوں پر ایمان لانے سے ہی لوگوں کی مکتی ہوگی بلکہ ہندو دھرم نے دھرم کے مارگ پر چلنے کی چار کسوٹیاں بتائی ہیں۔ منوجی مہاراج نے فرمایا ہے۔ کہ یہ دیکھنے کے لئے کہ کوئی کام دھرم انوسار ہے یا نہیں۔ پہلے اپنے ضمیر سے کام لو۔ اگر آپ کی ضمیر اس معاملہ میں آپ کی صحیح راہ نمائی نہ کرے۔ تو پھر مہا پرشوں کے آچار کو سامنے رکھو۔ ...... اگر اس سے بھی صحیح فیصلہ پر نہ پہونچ سکیں۔ تو دیکھیں۔ کہ ایسے حالات میں منوجی نے کیا کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اور اگر اس طرح بھی کام نہ چلے تو پھر آخری کسوٹی وید ہے۔ وید کی ہدایت کے مطابق کام کرو۔ یہ چار کسوٹیاں یہ دیکھنے کے لئے ہیں۔ کہ کونسا کام دھرم انوسار ہے۔ اور کونسا نہیں"۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ پرنسپل صاحب کو مذہب کے بانی پر ایمان لانے اور اس پر شردھا رکھنے کے مفہوم میں کوئی غلط فہمی ہے۔ اسلام کا بانی کوئی انسان نہیں ہے۔ بلکہ یہ خدا تعالےٰ کا نازل کردہ مذہب ہے۔ اور اسلام میں خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ اپنے پیشوا کو خدا تعالےٰ کا بھیجا ہوا یقین کیا جائے اور اس کے ہر قول اور فعل کو درست سمجھ کر اپنے لئے قابلِ عمل قرار دیا جائے۔ مختصراً یہ کہ جن باتوں کے کرنے کی وہ تعلیم دے۔ وہ کی جائیں۔ اور جن سے منع کرے۔ وہ اختیار نہ کی جائیں۔ کیونکہ اسی صورت میں انسان مذہب کی غرض حاصل کر سکتا ہے۔ پرنسپل صاحب کے پیش نظر اگر مذہب کے بانی پر ایمان لانے کا یہی مفہوم ہے۔ اور اسی پر انہیں اعتراض ہے۔ تو ذرا غور فرمائیں۔ کہ ایسا طریق عمل اختیار کئے بغیر کسی کو اپنا مذہبی پیشوا بنانے کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

پھر کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ ایک طرف تو اس طریقِ عمل کو قابلِ اعتراض قرار دے کر یہ دعوے کیا گیا ہے۔ کہ ہندو دھرم میں یہ کمزوری نہیں پائی جاتی۔ اور دوسری طرف یہ کہکر اس کے خلاف ثبوت پیش کر دیا گیا ہے۔ کہ "ہندو دھرم نے دھرم کے مارگ پر چلنے کی چار کسوٹیاں بتائی ہیں"۔ ظاہر ہے۔ کہ ہندو دھرم کوئی بولنے والی ہستی نہیں ہے۔ اور اس کے بتانے کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو دھرم کے پیشواؤں نے "دھرم کے مارگ پر چلنے" کے متعلق کچھ باتیں بتائی ہیں۔ چنانچہ پرنسپل صاحب نے منوجی کا تو نام بھی پیش کر دیا ہے۔ اب ان پیشواؤں پر جو شخص ایمان نہ لائے۔ یعنی یہ نہ مانے۔ کہ وہ خدا رسیدہ تھے۔ اور جو باتیں انہوں نے بتائی ہیں۔ وہ درست اور قابل عمل ہیں۔ اور ان پر عمل کئے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ اسے کیا حق ہے۔ کہ ان کی باتیں پیش کرے اور کوئی ان باتوں کو کیوں مانے۔

پھر جو باتیں پیش کی گئی ہیں۔ ان سے بھی مذہبی پیشوا پر ایمان لانے کی ضرورت ثابت ہے۔ ضمیر کی راہ نمائی اور مہا پرشوں کے آچار میں ناکامی کے بعد منوجی کی ہدایت پر عمل کرنے اور آخر میں وید کی ہدایت کے مطابق کام کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ ہر شخص کا وید سے اپنے لئے ہدایات معلوم کرنا تو الگ رہا۔ ویدوں کی شکل تک دیکھنا بھی ممکن نہیں۔ اور موجودہ زمانہ میں بھی ممکن نہیں جبکہ طبع و اشاعت کا بہترین انتظام موجود ہے۔

پس ضروری ہے۔ کہ جن رشیوں پر وید نازل ہوئے۔ ان کی ویدوں کے احکام کے متعلق قولی اور فعلی تشریح موجود ہوتی تاکہ لوگ ان رشیوں پر ایمان لا کر ان کی پیشکردہ ہدایات کو اپنے لئے قابل عمل سمجھتے۔ چونکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے وید عام ہندوؤں کے لئے صدیوں سے سربستہ راز بنے ہوئے ہیں۔

اسلام نے مذہبی پیشوا پر ایمان لانا اسی لئے باعثِ فلاح قرار دیا ہے۔ کہ اس کی راہ نمائی سے ہی انسان خدا تعالےٰ کو پا سکتا ہے۔ اور جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے سے محروم رہے۔ اور ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے ہیں منزلِ مقصود [illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش۔ ناصر آباد (سندھ) سے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۳ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ درد نقرس میں بہت حد تک تخفیف ہے۔ مگر ابھی کلیۃً رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔ حضور کے اہل بیت اور دیگر خدام بخیریت ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بعارضہ سردرد علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ جو برائے علاج نور ہسپتال میں داخل ہیں بہت علیل ہیں۔ کمزوری بے حد ہو چکی ہے۔ احباب خاص طور پر ان کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

آج بعد نماز مغرب بورڈنگ تحریک جدید کے بورڈرز نے فنتھ ہائی کے امتحان میں شریک ہونے والے بورڈرز کو دعوت طعام دی۔ جس میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب، حضرت میر محمد اسحٰق صاحب، جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب، جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے علاوہ اور بھی کئی اصحاب شریک ہوئے۔ جناب چوہدری صاحب نے اس موقعہ پر طلبا کو چند ضروری نصائح فرمائیں۔

ایک زمیندار دوست کی تحریک جدید میں شاندار مالی قربانی

مکرمی مہر محمد یار صاحب نمبردار باگڑ ضلع ملتان نے تحریک جدید میں شروع سال سے ۳۰-۲۵-۴۰-۵۰-۵۵ سالانہ کی شرح سے حصہ لیتے رہے ہیں۔ سال ششم میں انہوں نے ۶۰ کا وعدہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کیا۔ اور حسب معمول جلد ادا کرنے کا وعدہ تھا۔ چنانچہ آپ نے سال ششم کے ساٹھ روپے ارسال فرما دیئے۔ اور ساتھ ہی سال ہفتم کے ۶۵ سال ہشتم کے ۷۰ سال نہم کے ۷۵ اور سال دہم کے ۸۰ کل ۳۵۰ کی رقم بھیجکر دس سال کا چندہ سو فی صدی ادا کر دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص کو قبول فرمائے۔ خاکسار نے آپ کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کے دعا کی درخواست کی ہے۔

چندہ تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہونے والے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ سال ششم کے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ خصوصاً وہ احباب جن کا وعدہ پہلی سہ ماہی میں ادا کرنے کا تھا۔ مگر ابھی تک ادا نہیں کر سکے۔ یا وہ جنہوں نے قسط وار ادا کرنا تھا۔ مگر ان کی کوئی قسط ادا نہیں ہوئی۔ جو اصحاب ابتدا میں ہی اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیں گے۔ وہ آخر میں ادا کرنے والوں کی نسبت زیادہ ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ونجواں کے احمدیوں کو زدوکوب کرنے کے واقعہ کی تحقیقات

بٹالہ ۶ مارچ اس کیس کی تحقیقات آج بھی مسٹر ہالیڈے صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جاری رکھی۔ آج بھی کئی گواہان کی شہادات ہوئیں۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نہایت سکون اور اطمینان کے ساتھ سارا دن جانچ کرتے رہے۔ آج ڈاکٹر کی ضربات کے متعلق بھی شہادت ہوئی۔ اب صرف تین گواہ باقی ہیں۔ کل شناخت پریڈ ہوگی۔ چونکہ بعض سپاہی آج غیر حاضر تھے۔ اس لئے آج پریڈ نہ ہو سکی۔ (رپورٹر)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) مرزا محمد یوسف صاحب راولپنڈی کے بازو کی ہڈی گرنے سے ٹوٹ گئی ہے۔ اور سخت تکلیف ہے۔ (۲) شیخ رحمت اللہ صاحب دوکاندار موگا بعض مشکلات میں مبتلا ہیں (۳) محمد یوسف خان صاحب کرنال کا لڑکا بعارضہ نمونیہ بیمار ہے (۴) طلبائے دہم کلاس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان امتحان میں شریک ہو رہے ہیں (۵) چوہدری اقبال احمد صاحب پونہ جو کچنز کالج میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کا خاص امتحان ۱۲ مارچ کو شروع ہونے والا ہے جس میں کامیابی پر ان کے ڈیرہ دون ملٹری سکول میں داخل ہونے کا انحصار ہے (۶) اہلیہ صاحبہ ماسٹر محمد حبیب اللہ صاحب ملتان چھاؤنی بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

قبول اسلام ۲۲ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ میں جناب پنڈت لیلا دھر صاحب نے شیخ نور احمد صاحب جنرل سیکرٹری کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ آپ کا اسلامی نام عبد القدوس رکھا گیا۔ پنڈت صاحب موصوف علاقہ یوپی کے رہنے والے اور زبان ہندی کے ماہر ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ خاکسار محمد عبد الحق سیکرٹری تبلیغ گنج مغلپورہ

انجمن احمدیہ بمبئی کا موجودہ پتہ انجمن احمدیہ بمبئی بلاسس روڈ پر یا تت منزل میں تھی۔ اب وہاں سے تبدیل ہو کر دوسری جگہ منتقل ہو گئی ہے۔ اب موجودہ پتہ حسب ذیل ہے:-

Anj-u-man-i Ahmadyya Rashi Cash Bhavan Building 1st floor, Room No 44, Gell Street, opp: Agri Pada police Station Bombay Post No 11

خاکسار خواجہ محمد شفیع احمدی

اعلانات نکاح (۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ فروری احمدیہ دار التبلیغ میں میاں محمد دین صاحب ڈرائیور ناصر آباد کا نکاح امۃ الرشید بنت میاں محمد عالم صاحب سکنہ نواب شاہ سندھ کے ساتھ بعوض ساڑھے تین صد روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار ملک صلاح الدین (۲) منشی سید ناصر الدین احمد صاحب ابن مولوی سید اختر الدین احمد صاحب کا نکاح راحت جان عرف اللہ رکھی دختر ماسٹر کالے خان صاحب سری پار کے ساتھ بعوض مہر مبلغ اڑھائی صد روپے مولوی ظل الرحمٰن صاحب مولوی فاضل مبلغ نے ۱۹ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار سید بدر الدین احمد کلکتہ (۳) میر غلام محمد صاحب کا نکاح ہاجرہ بیگم صاحبہ سے دو صد روپیہ مہر پر پڑھا گیا۔ خاکسار غلام محمد خان سیکرٹری باڑی پورہ

دعائے مغفرت (۱) عزیز الدین احمد صاحب زرگر لاہور کا جوان لڑکا بعمر ۲۰ سال لمبی بیماری کے بعد فوت ہو گیا (۲) چوہدری بوٹے خان صاحب کوٹ کریم بخش ۲ فروری کو فوت ہو گئے۔ (۳) میاں اللہ بخش صاحب جھانسی ۱۴ فروری کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔

محلہ دار البرکات کے لئے غسل قادیان کے محلہ دار البرکات میں ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کی جگہ مولوی نور محمد صاحب کو غسل

کفارہ سے خُدا منصف نہیں بلکہ غیر منصف ثابت ہوتا ہے

از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

کفارہ کیا ہے

عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا عادل ہے۔ اور اُس کے عدل کا مفہوم وُہ یہ لیتے ہیں۔ کہ وُہ کسی مجرم کا جُرم نہیں بخشتا۔ کیونکہ بغیر سزا کے کسی کا گناہ معاف کرنا خلاف عدل ہے اور چونکہ ساری دُنیا آدم کی نسل سے ہے۔ اور آدم نے گناہ کیا تھا۔ اس لئے اُس کی تمام اولاد فطرتاً گناہگار ہے۔ خدا کے عدل کا نتیجہ یہ ہونا چاہئیے کہ ساری دُنیا مرکر دوزخ میں جائے اور دوزخ کا عذاب عیسائیوں کے نزدیک غیر منقطع ہے۔ پس ہر انسان کو فطری گناہ کی وجہ سے ہمیشہ کے جہنم میں داخل ہونا چاہیئے۔ اور کوئی ایک شخص بھی دوزخ سے باہر نہیں ہونا چاہئیے۔ جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے۔ "کیونکہ ہر شخص آگ سے نمکین کیا جائے گا" (مرقس ۹/۴۹)

لیکن جس طرح خدا عادل ہے اُسی طرح اُس میں رحم کا جذبہ بھی ہے یہ جذبہ ساری دُنیا کے دوزخ میں جانے سے مجروح ہوتا ہے۔ یعنی عدل سے رحم اور رحم سے عدل ٹوٹتا ہے۔ اس لئے رحم اور عدل دونوں کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ خدا کا بیٹا جو بے گناہ تھا۔ اس نے لوگوں کے گناہ اُٹھا کر اپنے عادل باپ سے عرض کی۔ کہ اے عادل بادشاہ میں تیرے بندوں کے لئے قربانی کا بکرا بن جاتا ہوں۔ تو مجھے سزا دے لے اور اپنی پیاری مخلوق کو چھوڑ دے۔

اس طرح اے میرے پیارے باپ مجھ پر تیرا عدل اور بندوں پر تیرا رحم پورا ہو کر تو عادل اور رحیم ٹھہرے گا کیونکہ میں تیرے عدل کا نشانہ۔ اور تیری مخلوق تیرے رحم کا مورد ہو جائیگی

خدا نے اپنے بیٹے کی اس درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا۔ اور اسے صلیبی موت دے کر ان لوگوں کو جو اس کفارہ پر ایمان لاتے ہیں۔ دوزخ سے نجات بخشی۔ لیکن جو لوگ اس صلیبی کفارہ پر ایمان نہیں لاتے۔ وُہ غیر منقطع دوزخ میں ڈالے جاتے ہیں۔ اس طریق سے خدا کا عدل اور رحم دونوں پُورے ہو جاتے ہیں۔

ایک آنچ کی کسر

لیکن افسوس ہے۔ کہ نجات کا یہ کیمیاوی اور مکتی کا یہ اکسیری نُسخہ ایک آنچ کی کسر سے نامکمل رہتا ہے اس وجہ سے اکسیر تیار نہیں ہوتی۔ اور تانبہ سے سونا نہیں بنتا۔ اور وُہ ایک آنچ کی کسر یہ ہے۔ کہ خدا کے عدل کا تقاضا خدا کے بیٹے کو صلیب پر مار کر بھی پورا نہیں ہوتا۔ اور وُہ اس طرح کہ عیسائیوں سے پوچھا جائے کہ اگر خدا کا اکلوتا بیٹا لوگوں کے گناہ نہ اُٹھاتا۔ تو کیا ہوتا؟ وُہ کہیں گے اور یہی انہیں کہنا پڑے گا۔ کیونکہ یہی ان کا مذہب ہے۔ کہ اگر یسوع لوگوں کے گناہ نہ اُٹھاتا۔ تو سب لوگ دوزخ میں جاتے۔ اس سے معلوم ہوُا۔ کہ گناہوں کی سزا دوزخ ہے۔ پھر دُوسرا سوال یہ کیا جائے۔ کہ جو لوگ دوزخ میں داخل کئے جاتے ہیں۔ وُہ کتنا عرصہ سزا بھگتنے کے بعد باہر نکالے جاتے ہیں۔ اس کے جواب میں عیسائی کہیں گے۔ اور یہی ان کو انجیل سکھاتی ہے۔ کہ دوزخ میں داخل ہو کر کوئی شخص باہر نہیں نکالا جاتا۔ کیونکہ دوزخ کی سزا غیر منقطع ہے۔ عیسائیوں کے ان دو جوابوں سے معلوم ہوُا۔ کہ ان کے نزدیک گناہوں کی سزا ہمیشہ کا جہنم ہے اور اگر خدا کسی گناہگار کو دوزخ میں داخل نہ کرے۔ یا داخل کر کے کچھ عرصہ کے بعد اُسے نکال لے۔ تو یہ امر خدا کے عدل کے خلاف ہوگا۔

یسُوع مسیح کو کیا سزا دی گئی

اس نتیجہ کے اخذ کرنے کے بعد ہم عیسائیوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ جس شخص نے لوگوں کے گناہ اُٹھائے۔ اُسے خدا نے اپنا عدل پورا کرنے کے لئے کیا سزا دی۔ اس کے جواب میں عیسائی کہتے ہیں۔ کہ اُس نازک بدن معصوم سیرت خدا کے بیٹے کو عدالت کے چپراسیوں نے تھپڑ مارے۔ حاکم مجاز نے کوڑے لگائے۔ پھر اُسے تین یا چھ یا نو گھنٹے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔ اور تین دن تک مُردہ رہ کر وُہ پھر زندہ کیا گیا اور زندہ ہوکر بڑی شان و شوکت سے آسمان پر ہمیشہ کے لئے خدا کے دائیں ہاتھ بٹھایا گیا۔ پس جو سزائیں مسیح کو دی گئیں۔ وُہ چار ہیں:۔ (۱) تھپڑ۔ (۲) کوڑے (۳) زیادہ سے زیادہ ۹ گھنٹے کی صلیب (۴) تین دن مرے رہنا۔ مگر جن لوگوں کے گناہوں کی سزا میں یہ کارروائی کی گئی۔ وہ تو جہنم کی غیر منقطع سزا کے مستحق تھے۔

خدا کے عدل پر دھبہ

پس خدا کے عدل پر یہ کیسا دھبہ لگتا ہے۔ کہ جو گناہ ابدی جہنم کے مستحق ہوں۔ اُن کی سزا صرف نو گھنٹے کی تکلیف اور تین دن تک موت دی گئی اور جن گناہوں کے عوض میں ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنم کی آگ میں لوگوں کو خدا نے داخل کرنا تھا۔ اور جو گناہ تعزیراتِ الٰہی میں ابدی جہنم کا استحقاق رکھتے تھے خدا نے اپنے بیٹے کو سزا دیتے وقت اُن سب کو فراموش کر دیا۔ اور عدل کے سب قوانین بالائے طاق رکھ دیئے گئے۔

یا تو وہ گناہ ایسے شدید تھے۔ کہ ان کی سزا سوائے غیر منقطع جہنم کے اور کوئی نہ تھی۔ یا اپنے بیٹے کے معاملہ میں صرف تھپڑ اور کوڑے مار کر اور چند گھنٹہ کی صلیبی موت وارد کر کے تین دن کے بعد اسے زندہ کر کے اسی سزا کو کافی سمجھا گیا۔ اور بادشاہ وقت نے اعلان کر دیا کہ دیکھو میں کیسا عادل ہوں۔ کہ کوئی مجرم میرے ہاتھ سے بچ نہیں سکتا۔ کیا یہ سارا ڈرامہ خدا کو اس دہقانی ملّا کا مثیل نہیں بنا دیتا۔ جس نے ایک جرم کی صورت میں یہ تعزیر تجویز کی تھی۔ کہ مجرم ایک ہل کھڑا کر کے اس کے برابر روٹیوں کا طوما لگائے۔ اور غریبوں میں وہ روٹیاں تقسیم کر دی جائیں۔ لیکن جب لوگوں نے کہا کہ میاں جی اس جرم میں آپ کا صاحبزادہ بھی شریک ہے۔ تو فرمانے لگے کہ اچھا پھر ہل کو لٹا کر اسے روٹیوں سے ڈھانپا جائے۔ غرض ہمیں تو اس ملّا کے انصاف اور اس خدائی عدل میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ کیونکہ بقول عیسائیوں کے اگر خدا کا بیٹا لوگوں کے گناہ نہ اٹھاتا تو سب لوگ نہ ختم ہونے والے جہنم میں ڈالے جاتے۔ کیونکہ وہ عادل خدا ہے۔ اس کا عدل تقاضا کرتا ہے۔ کہ وہ مجرم کو بغیر سزا نہ چھوڑے۔ اور گناہوں کی سزا دوزخ اور دوزخ بھی غیر منقطع دوزخ ہے۔ اس لئے لازماً سب لوگ دوزخ میں جاتے۔ لیکن کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ جس برّہ نے تمام لوگوں کے گناہ اٹھائے۔ اسے نہ دوزخ میں بھیجا گیا۔ اور نہ ابدی دوزخ اس کے لئے تجویز کیا گیا۔ بلکہ صرف صلیبی موت دیکر تین دن کے بعد اعلان کر دیا گیا۔ کہ بس سزا ختم شد۔

سراسر عدل کے خلاف

غرض جو طریق عیسائیوں کے نزدیک خدا نے اپنے بندوں کو دوزخ سے بچانے کے لئے اختیار کیا۔ اور صرف اس لئے اختیار کیا۔ کہ اس کا عدل ضائع نہ ہو۔ وہ سراسر عدل کے خلاف ہے عیسائی دوستو انصاف سے غور کرو۔ کہ نجات کے اس طریق اور اس دیہاتی ملّا کے فتوے میں کیا فرق ہے۔ جو اور لوگوں سے تو ہل کھڑا کر کے روٹیاں جمع کراتا۔ مگر جب اپنے بیٹے کو سزا دینے لگا تو ہل کو لٹا کر روٹیاں جمع کرنے کا حکم دے دیا۔ یہی حال تمہارے عقیدہ کی رو سے خدا کا ہے۔ کہ جب وہ اپنے کسی کمزور بندہ کو سزا دینے لگتا ہے۔ تو عدل کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس مجرم کو ایسے دوزخ میں لے جاؤ جہاں ہمیشہ کے لئے آگ میں رہنا ہے۔ حالانکہ انسان ضعیف البنیان ناتجربہ کار اور محدود القویٰ ہے۔ اور صرف اپنے گناہوں کا بار اٹھائے ہوئے ہے۔ لیکن جب اس کا اپنا بیٹا نہ صرف ایک شخص کے بلکہ تمام گناہگاروں کے گناہوں کی کروڑوں اربوں گٹھریاں اٹھائے ہوئے پیش ہوتا ہے۔ تو اس وقت دیہاتی مُلّانوں کی طرح ہل لٹا دیا جاتا ہے۔ اور فرشتوں کو حکم ہوتا ہے خبردار کہا ہے اور گناہگاروں کی طرح سلوک نہ کرنا۔ بلکہ صرف ایک دو تھپڑ لگا دو تاکہ مخالفوں کی اشک شوئی ہو جائے۔ پھر پانچ چھ کوڑے لگا دو۔ تاکہ لوگ سمجھیں کہ میں بڑا عادل ہوں۔ پھر ہاتھ پاؤں میں کیلیں گاڑ دو۔ مگر دیکھنا زیادہ سے زیادہ تو گھنٹہ صلیب پر لٹکا کر اتار لینا کہ پیلاطوس ساتجربہ کار لاش مانگنے پر حیران ہو کر تعجب سے کہے۔ کہ ہیں وہ اتنی جلدی مر گیا۔ فرشتو دیکھنا اور مصلوبوں کی ہڈیاں تو توڑی جائیں۔ مگر اس کی کوئی ہڈی نہ ٹوٹے۔ اور اس کی لاش دشمنوں کے ہاتھ نہ لگے۔ بلکہ یوسف آرمیتیہ کا رہنے والا رئیس جو اس کا مخلص شاگرد ہے اسے لے جا کر ایک فراخ کمرے میں رکھے۔ اور اگر مُر اور مر جیسی خوشبودار دوائیں لگانے کا موقعہ دیا جائے۔

اور اسے تیسرے دن ایسی جگہ لے جاؤ کہ کوئی دشمن اسے دیکھنے نہ پائے فرشتے عرض کرتے ہیں کہ حضور ایک انسان جو صرف اپنے گناہوں کا ذمہ دار ہے۔ اس کی سزا تو حضور کی تعزیرات عدل و انصاف میں دوزخ اور وہ بھی غیر منقطع دوزخ ہے۔ مگر حضور یہ تو ساری دنیا کے گناہوں کی گٹھری سر پر رکھ کر آیا ہے۔ اس کی سزا تو ایک ہزار ہا دوزخ ہونے چاہئیں۔ خدا فرماتا ہے کیسا دوزخ اور کیسا اس کا دوام۔ یہ تو بندوں کے لئے سزائیں ہیں۔ مگر یہ میرا بیٹا ہے۔ اسے کون دوزخ میں ڈالے۔ پس تم میرے حکم کی تعمیل کرو۔ رعایا پر بُرا اثر نہ پڑے اس لئے عدل کا اظہار بھی ضروری ہے رومیوں کو اسے پکڑنے دو۔ اور ایسی حکمت کرو کہ وہ جمعہ کو صلیب دیں۔ تاکہ سبت کی وجہ سے رات کو میرا بیٹا صلیب پر نہ لٹکا رہے۔ اور دیکھو شام سے پہلے شام ہے آؤ۔ ایک کالی آندھی چلاؤ۔ جس سے سورج ڈوبنے سے قبل تاریکی ہو جائے۔ اور دیکھو یہ عرصہ موت کے لئے کافی نہ ہوگا۔ تبھی ساتھ کے مصلوب چوروں کی ہڈیاں توڑی جائیں گی۔ مگر پہرہ کے جمعدار کو میرے بچے کا ایسا معتقد بناؤ۔ کہ وہ اس کی ہڈیاں نہ توڑے۔ اور جب آندھی کی افراتفری میں یہودی تماش بینوں کی بھیڑ وہاں سے چھٹ جائے۔ تو جلدی سے اسے اتار لو۔ اور دیکھنا پیلاطوس کے پاس کوئی بے حیثیت آدمی نہ جائے۔ بلکہ یوسف آرمیتیہ جیسا رئیس اور ذی رسوخ آدمی بھیجنا۔ تاکہ لاش کے متعلق لمبی چوڑی تحقیق نہ شروع ہو جائے اور دیکھو اس کی بیوی کو خواب میں ذرا ڈرا دو۔ تاکہ اس کا خاوند اس مجرم کے متعلق صاف کہہ دے۔ کہ میں اسے بے گناہ سمجھتا ہوں۔ اور پھر جمعدار اور یوسف ملکر لاش اپنے قبضہ میں کر لیں۔ فرشتو یاد رکھو یہ تو میرا پیارا بیٹا ہے یہ کس طرح دوزخ میں جا سکتا ہے:

عیسائیوں سے گزارش

یہ ہے عیسائیوں کا وہ عدل جس پر انہیں ناز ہے۔ ہم بڑے ادب سے عیسائیوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر واقعہ میں خدا کا عدل اس امر کا مقتضی ہے کہ گناہگار کو ضرور دوزخ میں ڈالا جائے۔ اور دوزخ بھی ضرور غیر منقطع ہو۔ تو پھر اس عدل کا حقیقی تقاضا تو تبھی پورا ہو سکتا ہے۔ جب لوگوں کے گناہ اٹھانے والا بھی دوزخ میں ڈالا جائے۔ اور نہ صرف ڈالا جائے بلکہ ہمیشہ کے لئے وہ اس میں رہے۔ اگر یسوع مسیح سے خدا ایسا سلوک کرتا۔ تب بے شک عیسائی یہ کہنے کے مجاز ہوتے۔ کہ دیکھو ہمارے نبی نے ہم لوگوں کے گناہ اٹھا کر ان کی سزا اپنے اوپر وارد کر لی۔ اور اس طرح اس نے اپنے باپ کی مخلوق سے ایسا پیار کیا۔ کہ آپ دوزخ میں گیا۔ اور ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہا۔ تاکہ تمام گناہگار غیر منقطع سزا سے بچ کر خدا کے رحم کے مورد بنیں۔ لیکن عیسائی اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ مسیح دوزخ میں جائے۔ یا دوزخ میں جا کر ہمیشہ اس میں رہے۔ حالانکہ لوگوں کے گناہ اٹھانے کی صورت میں یہ امر لازمی تھا۔ کہ جب اس نے گناہگاروں کے گناہ اٹھائے ہیں۔ تو وہ ان کی سزا بھی اٹھائے خلاصہ یہ کہ خدا کے عدل کو قائم کرنے کے لئے جو نسخہ تیار کیا گیا تھا۔ افسوس ہے۔ کہ وہ ایک انچ کی کسر سے ناتمام رہا۔ اور بجائے خدا کے عدل کے قیام کے وہ محض رعائت اور بے جا رعائت ثابت ہوا۔ ہم عیسائیوں کے جواب کے منتظر ہیں اور انہیں کہتے ہیں کہ ان تعیدوا نعد۔ یعنی اگر تم نے غلط جواب دینے کی کوشش کی۔ تو یاد رکھنا ہم انشاء اللہ صحیح جواب الجواب کے لئے تیار ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

اقتصادیات

ہندوستان کی قابل اصلاح اقتصادی حالت

ایک گذشتہ پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون لکھا جاچکا ہے جس میں زیادہ تر ہندوستانی کسان کی اقتصادی بدحالی کا تذکرہ تھا لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ملک کی حالت بحیثیت مجموعی بھی اچھی نہیں۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ اگر ملک میں کساد بازاری نہ ہو۔ اور حالات اچھے ہوں۔ تو ہندوستان کی مجموعی سالانہ آمد ۱۲ ارب روپیہ ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہر ہندوستانی کی آمد کی اوسط دو آنہ یومیہ ہے۔ لیکن انگلستان کی مجموعی آمد چالیس ارب روپیہ ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ہر شخص کی یومیہ آمد ۱۲/۸ آنہ ہے۔

اہل ہند کی آمد کی اس کمی کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ذرائع آمد بہت محدود ہیں۔ ملک کی وسعت کے لحاظ سے صنعت وحرفت برائے نام ہے تجارت کو بھی کوئی خاص فروغ حاصل نہیں ملک کی تین چوتھائی آبادی کا گذارہ زراعت پر ہے۔ اور زراعت بھی نہایت دقیانوسی طریق پر کی جاتی ہے۔ جس سے آمد بہت کم ہوتی ہے۔ اس کے بالمقابل برطانیہ اور امریکہ وغیرہ ممالک میں زراعت کے مقابلہ میں صنعت وزراعت سے تعلق رکھنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ برطانیہ کا ۱/۱۰ حصہ زراعت کرتا ہے۔ اور امریکہ کا ۱/۴ باقی سب لوگ دوسرے ذرائع سے آمد پیدا کرتے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ مختلف پیشے جن سے اہل انگلستان روپیہ پیدا کرتے ہیں۔ قریباً چودہ ہزار ہیں۔ لیکن ہندوستان میں ایسے ذرائع بہت محدود ہیں۔ ہندوستان میں جو صنعتی مال تیار ہوتا ہے۔ اگر آبادی کی نسبت سے دیکھا جائے تو ہر ایک کے حصہ میں بیس پچیس روپیہ کا مال آتا ہے۔ لیکن انگلستان اور امریکہ میں یہ چھ سو اور بارہ سو کے درمیان مالیت کا ہوتا ہے۔ تجارت کی حالت بھی افسوسناک ہے۔ اور اس کی ایک وجہ ذرائع رسل ورسائل کی کمی ہے۔ ہندوستان رقبہ کے لحاظ سے انگلینڈ سے بیس گنا ہے مگر دونوں ملکوں میں ریلوں کی لمبائی قریباً برابر ہے۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے ہندوستان کی آمد آبادی کے مقابلہ میں بالکل محدود ہے۔ یعنی قریباً ۱۲ ارب روپیہ سالانہ علاوہ ازیں اس ملک کے باشندے بہت بڑے قرض کے نیچے دبے ہوئے ہیں جو قریباً دس ارب روپیہ ہے۔ اس میں سے چار ارب ۹۴ کروڑ تو ہندوستانیوں کا ہے۔ اور چھ ارب چھ کروڑ اہل انگلستان کا۔ اور ہر سال ہندوستان کو اس قرض پر جو سود ادا کرنا پڑتا ہے وہ کل آمد کا قریباً تین فیصدی ہوتا ہے قریباً تیس اور چالیس کروڑ کے درمیان اس طرح خرچ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اخراجات ہندوستان کو اپنی اس قلیل آمد سے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ وائسرائے اور گورنروں کی بہت بڑی تنخواہیں اور سابقہ ملازمین کی پنشنیں ہیں۔ وائسرائے کی تنخواہ کے متعلق اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ بیس ہزار ہندوستانیوں کی آمد کے لگ بھگ ہے۔ اسی طرح ہر گورنر کو قریباً پندرہ ہزار ہندوستانیوں کی آمد کے برابر تنخواہ ملتی ہے پھر دیگر بڑے بڑے افسروں کی تنخواہیں اور پنشنیں ہیں۔ پولیس پر بھی ہندوستان ہر سال ایک کافی رقم خرچ کرتا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء۔۱۹۳۴ء میں اس محکمہ پر ۱۲ کروڑ ۴۵ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا۔ اور تعلیم پر کل بارہ کروڑ۔ پولیس کے علاوہ ہندوستان کے خزانہ پر بہت بڑا بوجھ فوج کے اخراجات کا ہے گذشتہ چند سالوں میں اس پر قریباً ۵۰ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا رہا ہے۔ یہاں کے ہر گورہ سپاہی پر ہندوستانی سپاہی کی نسبت چار گنا زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ اور اس طرح رفاہ عام۔ اہل ملک کی تعلیم اور ان کی تمدنی ترقی کے لئے خرچ کرنے کے لئے بہت کم روپیہ بچ سکتا ہے۔

ہندوستان کے ذمہ جو دس ارب روپیہ قرض ہے۔ اس کے متعلق کانگریس کا دعویٰ ہے۔ کہ یہ ہندوستان کے مفاد کے لئے نہیں اٹھایا گیا۔ بلکہ خالص برطانوی مفاد کے تحفظ کے لئے ہندوستان پر یہ بار ڈالا گیا ہے۔ اس لئے اسے منسوخ کرنا چاہیئے۔ اور اگر حکومت اس میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتی ہے۔ تو ایک ثالثی ٹریبونل مقرر کر کے اس کا فیصلہ کرا لیا جائے۔ جنگ سے قبل کانگرسی حلقوں میں اس سلسلہ میں مؤثر قدم اٹھانے کی تجاویز بھی زیر غور تھیں۔ مگر اعلان جنگ نے حالات بدل دئیے۔

اس کے علاوہ ایک اور نہایت اہم سوال جو ہندوستان کی اقتصادیات پر گہرا اثر ڈال رہا ہے۔ شرح تبادلہ کا مسئلہ ہے۔ ہندوستان کی بہت سی تجارت برطانیہ کے ساتھ ہے۔ چنانچہ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۳۷ء میں ہندوستان نے غیر ممالک سے کل ایک ارب چھبیس کروڑ روپیہ کا مال درآمد کیا۔ جس میں ۴۴ کروڑ کا برطانیہ سے خریدا گیا۔ اس طرح ہندوستان سے جو مال برآمد ہوا اس کا تیس فیصدی برطانیہ نے خریدا۔ چونکہ ہندوستان کی تجارتی پالیسی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے ہمسایہ ممالک کے ساتھ اس کے اقتصادی تعلقات نہایت کمزور ہیں۔ اور کئی رکاوٹیں حائل ہیں۔ صرف جاپان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جو ان رکاوٹوں پر غالب آسکا ہے۔ مگر پھر بھی وہ برطانیہ کی تجارت کا مقابلہ نہیں کر سکا شرح تبادلہ بھی ہندوستانی تجارت پر بہت کچھ اثر انداز ہو رہی ہے۔ پونڈ اور روپیہ کی قیمت میں ایک تناسب مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور ہندوستان کے روپیہ کی قیمت ۱۸ پنس رکھی گئی ہے۔ حالانکہ حقیقتاً وہ ۱۶ پنس کا ہے۔ اس زیادتی کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان سستے داموں اپنی خام اشیاء انگلستان کو فروخت کرتا ہے۔ اور برطانیہ سے جو مال وہ خریدتا ہے وہ اسے مہنگا پڑتا ہے۔

غرض ہندوستان کو کئی قسم کی اقتصادی مشکلات درپیش ہیں۔ چونکہ اہل ہند کی خوشحالی حکومت برطانیہ کی نیک نامی اور مضبوطی کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت برطانیہ ہر طرح اس کے ذرائع آمد کو ترقی دیئے۔ اور مشکلات کو دُور کرنے کی کوشش کرے۔

رپورٹ کارگذاری مجلس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کی گذشتہ دو سالہ مساعی کی مطبوعہ رپورٹ تمام مجالس کے قائدین کو بھجوا دی گئی ہے۔ جس مجلس میں ابھی تک نہ پہنچی ہو۔ ان کے اطلاع کرنے پر دوسری کاپی روانہ کر دی جائے گی۔ تمام قائدین کا فرض ہے کہ بالاقساط یا ایک ہی نشست میں ساری رپورٹ اراکین مجلس کو سنا دیں۔ اور جو احباب خدام الاحمدیہ کی تحریک سے دلچسپی رکھتے ہوں ان کو بھی پڑھا دیں امید ہے کہ وہ مجالس جنہوں نے ابھی تک اس کی قیمت روانہ نہیں کی۔ جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں گی۔

اڑیسہ میں احمدیت کی ترقی کے متعلق ضروری تجاویز

بتاریخ ۱۷-۱۸ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ہش مطابق ۱۷-۱۸ فروری ۱۹۴۰ء جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے زیر انتظام سونگھڑہ میں آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولوی عبد الغفور صاحب اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب احمدی مبلغین نے شرکت فرمائی۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کی تعداد ایک سوتھی موسٹی پنی کی جماعت کے سوا تمام احمدیہ جماعتوں نے اپنے ممبران شرکت کانفرنس کے لئے روانہ کئے کل تعداد حاضرین معہ تیس چالیس غیر احمدی احباب کے قریباً چھ سو تھی۔ حفظِ امن کے لئے ایک ڈپٹی مجسٹریٹ اور سب انسپکٹر پولیس معہ چند سپاہیوں کے برابر دو روز تک موجود رہے۔ کل خرچ تقریباً دو سو روپیہ ہؤا۔ اور جماعت سونگھڑہ نے نصف سے زائد خرچ برداشت کیا

پہلے دن کا اجلاس مولوی عبد الغفور صاحب کی صدارت میں شروع ہؤا۔ یہ اجلاس تنظیمی امور کے متعلق تھا۔ خاکسار نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض وغایت بیان کرکے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور ان کی قربانیوں کا ذکر کرکے شکریہ ادا کیا۔ اور بالآخر صدارت کی تحریک کی گئی۔

سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی کی رپورٹ

پھر صدر جلسہ کی مختصر تقریر اور تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی مولوی سید محمد محسن صاحب نے ایک مبسوط رپورٹ پڑھ کر سنائی رپورٹ میں بتایا گیا کہ کس طرح حضرت مولوی سید عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ گذشتہ صدی کے آخر میں اڑیسہ میں احمدیت کا بیج بویا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ پاک میں کئی وفود نے یکے بعد دیگرے حضور اقدس کے مقدس ہاتھ پر شرف بیعت حاصل کرکے احمدیت کی تبلیغ اطراف وجوانب میں کی۔ مگر باوجودیکہ اڑیسہ کی جماعتیں بہت پرانی ہیں ان کی ترقی کی رفتار بہت سست ہے۔ رپورٹ مذکور میں اڑیسہ کی ایک مکمل تاریخ احمدیت پیش کی گئی اور احمدی احباب سے اپیل کی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جیسی ہستی کی رہنمائی سے فائدہ اٹھا کر دینی اور دنیاوی میدان میں اور علی الخصوص احمدیت کی تبلیغ میں ترقی کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

ضروری تجاویز

ازاں بعد بعض تجاویز پاس ہوئیں جو مندرجہ ذیل امور پر مبنی تھیں۔ (۱) تعلیم وتربیت اطفال (۲) اڑیسہ میں تبلیغ احمدیت اور ایک احمدیہ پریس کا قیام (۳) اخراجات پراونشل انجمن (۴) دارالضیف کا مہیا کرنا (۵) انسداد بیکاری (۶) رشتہ وناطہ کی مشکلات کا حل (۷) ہر سال ایک آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس کا انعقاد (۸) آئندہ سال جماعت کیرنگ کی نگرانی میں کانفرنس کا انعقاد (۹) الیکشن میں احمدیوں کے ووٹوں کے متعلق ہدایت۔ یہ تمام کاروائی حضرت مبلغ صاحبان کی ہدایت اور شمولیت کی برکت سے حسن وخوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا اجلاس نہایت شاندار اور بابرکت ثابت ہؤا۔ پہلی نشست میں جو کہ زیر صدارت خاکسار ہوئی۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے اجراء نبوت پر تقریر کی۔ آپ نے صحیفہ فطرت اور واقعات کی روشنی میں ایسے مدلل اور ناقابل انکار دلائل پیش کئے جن سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔ پھر مولوی عبد الغفور صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ آپ کا بیان ایسا بصیرت افروز اور ولولہ انگیز تھا کہ سامعین کیا احمدی کیا غیر احمدی اور کیا غیر مذاہب کے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ دوران تقریر میں ایک غیر احمدی برکت اللہ صاحب نے مقرر صاحب کے پاس آکر احمدیت کے متعلق اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے بیعت کرنے کے لئے کہا۔

دوسری نشست زیر صدارت مولوی عبد الستار صاحب ہوئی جس میں مولوی صمصام علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ نے فضائل حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اڑیہ میں تقریر کی۔ درمیان میں خدام الاحمدیہ کیرنگ اڑیہ نظم پڑھتے جاتے تھے۔ اور مولوی صاحب موصوف اڑیہ زبان میں تشریح کرتے تھے۔ یہ طریق بہت پسند کیا گیا اور سامعین نے دلچسپی کا اظہار کیا۔ اس نشست میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے بنگلہ زبان میں صداقت اسلام پر تقریر کی۔ آپ کے طرز بیان سے عیاں ہوتا تھا کہ آپ کو بنگالی زبان اور لٹریچر پر کافی عبور ہے مضمون کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے تمام سامعین کو محظوظ ومسرور کیا۔

نماز مغرب سے قبل اور بعد مولوی عبد الغفور صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی۔ یہ تقریر قریباً ساڑھے چار گھنٹہ سامعین نے ہمہ تن گوش ہوکر سنی۔

خدام الاحمدیہ کیرنگ کے دو خدام کی اڑیہ زبان میں نظم خوانی اور مختصر صدارتی تقریر پر یہ نشست ختم ہوئی۔

بالآخر تمام مہمانوں کا شکریہ اور بالخصوص مبلغ صاحبان کی تشریف آوری کا ذکر کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کرکے دعا پر جلسہ برخاست کیا گیا۔

نو مبایعین

بعد کانفرنس ماسوائے برکت اللہ صاحب کے ۹ اور اشخاص نے احمدیت قبول کرکے انجمن احمدیہ سونگھڑہ میں شمولیت اختیار کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت امیر المومنین کی دعا کا اثر

یہ ذکر کر دینا ضروری ہے۔ کہ خاکسار اور مولوی سید محمد محسن صاحب نے دارالامان میں قیام کے دوران میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں عرض کیا تھا۔ کہ ہم لوگوں کا ارادہ ہے کہ اڑیسہ میں ایک آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس منعقد کریں۔ حضور اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ دراصل یہ تمام کامیابیاں اور برکات حضور کی دعا کے طفیل حاصل ہوئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس کانفرنس کو اپنے فضل اور رحم سے کامیاب وکامران اور مبارک کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار سید ضیاء الحق عفی عنہ
امیر پراونشل انجمن احمدیہ اڑیسہ

حضرت مسیح موعود کا ارشاد زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق

(۱) "ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں ہے وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرے۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرے۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (قادیان) اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے" (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۱۵)

(۲) "جو زیور استعمال میں آتا ہے اس کی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جائے۔ اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ جو زیور پہنا جائے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جائے بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے۔ اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو اختلاف نہیں" (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۱۵)

(ناظر بیت المال قادیان)

شعبۂ ایثار و استقلال کے لئے مقامی سکرٹریاں ہی ذمہ وار ہونگے

۲۸۔ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش کے پرچہ الفضل میں زیر عنوان "شعبۂ ایثار و استقلال کے لئے سکرٹری مقرر کئے جاویں"۔ ایک نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ اب بمشورہ جناب صدر صاحب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نئے سکرٹری منتخب کرنے کی ضرورت نہیں۔ مقامی سکرٹریان مجلس خدام الاحمدیہ ہی شعبہ مذکور کے کام کے بھی ذمہ وار ہوں گے۔ تمام مجالس کے زعماء اور سیکرٹری صاحبان مطلع رہیں۔ اور لائحہ عمل کا انتظار فرمائیں۔

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل مہتمم شعبہ ایثار و استقلال

اعلان

میاں عمر الدین صاحب دوکاندار محلہ دار الرحمت قادیان کے خلاف بحق مستری ابراہیم صاحب مالک آرہ مشین قادیان لعہ کی ڈگری ۱/۲۹ ۲۹ کو محکمہ قضا سے ہو چکی ہے۔ جس کی ادائیگی کے لئے کئی بار ان کو بلایا گیا اور باوجود وعدہ وعید کے اب تک مطابق فیصلہ قضاء زر ڈگری ادا نہیں کی۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر تاریخ اشاعت سے ایک ہفتہ تک یہ رقم انہوں نے بذریعہ نظارت امور عامہ مستری ابراہیم صاحب کو ادا نہ کی تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور میاں عمر الدین صاحب کے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سفارش کی جائے گی۔

ناظر امور عامہ قادیان

هو الشافی

بچوں کی حفاظت کیجئے

سفوف مبشر۔ شاہی حکیم حضرت مولوی نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا نسخہ ہے۔ جو خاکسار نے تیار کیا ہے۔ مجھے استاذی المکرم جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب شاگرد خاص حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوا ہے۔ جن کے بچے بچپن میں مرجاتے ہوں۔ یا کمزور رہتے ہوں یا سوکھا پن کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ ان بچوں کے لئے یہ سفوف مبشر بفضلہ تعالیٰ اکسیر ہے۔ قیمت مکمل خوراک چار روپے علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ :۔ حکیم حافظ سید بشیر احمد شاہ احمدی چک ۱۱۶ جنوبی ڈاک خانہ چک ۱۱۹ جنوبی ضلع سرگودھا

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دوا خانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

ہندو راج کے منصوبے

مبارشہ فضل حسین صاحب کی کتاب "ہندو راج کے منصوبے اور ہندو سیاست کے داؤ پیچ" ایک نہایت زبردست تصنیف ہے جس میں موصوف نے ہندو اخبارات کے حوالجات اور ان کے قلم سے یہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ ہندو لوگ کس طرح ایک لمبے عرصہ سے ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسوقت ہندوستان کی موجودہ سیاست کو مدنظر رکھتے ہوئے کانگرس کے دام سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے اس کتاب کا پڑھنا ازحد ضروری ہے جماعت کی شہری جماعتوں کو خاص طور پر اس وقت اس کتاب کی طرف توجہ دینی چاہئے اور اپنوں اور بیگانوں کو ہندو راج کے منصوبوں سے آگاہ کرنا چاہئے حجم کتاب ۲۱۰ صفحات میں قیمت فی نسخہ ۶/ ایک روپیہ کے تین نسخے انگریزی ایک روپیہ فی نسخہ (نوٹ) نیز "اچھوتوں کی درد بھری کہانیاں"۔ اور "اچھوتوں کی حالت زار"۔ قیمت فی ۳/

ملنے کا پتہ :۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

کا وقت پر استعمال کرنا ولادت کی مشکل گھڑیوں کو بفضل خدا آسان کر دیتا ہے۔ بچہ بھی نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور ولادت کے بعد کے دردوں کو بھی دور کر دینے والی دوا ہے۔ قیمت اڑھائی روپے علاوہ محصولڈاک۔

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ/)

نوٹ :۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ :۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۵ مارچ۔ کل جنوبی افریقہ کی حکومت نے فن لینڈ کی امداد کے لئے ۵۰ ہزار پونڈ بھیجنے کا اعلان کیا تھا۔ آج سٹاک ہالم سے خبر موصول ہوئی ہے کہ غیر ممالک سے بے شمار طیارے عنقریب ہلسنکی پہنچ رہے ہیں۔ ان میں امریکہ۔ فرانس۔ برطانیہ۔ اٹلی اور سویڈن کے طیارے شامل ہونگے فرانس کی ایک ایمبولینس یونٹ بھی روانہ ہو رہی ہے۔ اور برطانوی فائر بریگیڈ کے رضاکار بھی روانگی کے لئے تیار ہیں واشنگٹن سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق وہاں سے ۳ ہزار رضاکاروں کا ایک دستہ فن لینڈ بھیجنے کی تیاری ہو رہی ہے دو محاذوں پر فنوں کو شاندار کامیابی ہوئی ہے اور انہوں نے روسیوں کو بری طرح پسپا کر دیا ہے۔ لاڈگا کے شمال میں روسی فوجیں پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

لنڈن ۵ مارچ۔ بخارسٹ میں جاپان اور رومانیہ کے درمیان ایک تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں اس کے رو سے جاپان رومانیہ کو سوتی کپڑا مہیا کریگا اور اس کے بدلے رومانیہ جاپان کو ایک ایسی چیز مہیا کرے گا۔ جس کی مانگ یورپ میں بڑھی ہوئی ہے۔

لاہور ۵ مارچ۔ گذشتہ سال حکومت پنجاب نے ان پڑھ قیدیوں کی تعلیم کے لئے ایک سکیم مرتب کی تھی۔ جس کا تجربہ سنٹرل اور ڈسٹرکٹ جیلوں میں کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے سال میں پانچ اور ڈسٹرکٹ جیلوں میں یہ سکیم جاری کر دی جائے گی۔

لنڈن ۵ مارچ۔ مغربی محاذ پر جنگی سرگرمیاں پھر کم ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۵ مارچ۔ وزارت فضائیہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کل ایک جرمن بحری اڈہ کے نزدیک رائل ایر فورس کا ایک طیارہ دیکھ بھال کا کام سرانجام دے رہا تھا کہ اسے ایک جرمن آبدوز نظر آئی۔ برطانوی طیارہ نے بم گرائے اور آبدوز غرق کر دی یہ نقصان ملا کر اب تک جرمنی کی ۵۰ آبدوزیں تباہ ہو چکی ہیں۔ ایک اور سرکاری بیان میں بحری نقصان کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ اب تک برطانیہ کو ۷ لاکھ ۲۰ ہزار ٹن کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے اس نقصان کا ۳/۴ حصہ نئے جہازوں کی تعمیر اور دشمن جہازوں کی گرفتاری سے پورا کر دیا گیا ہے۔ اس کے بالمقابل جرمنی کو نقصان ۲ لاکھ ۱۷ ہزار ٹن ہے ۲۲ جرمن جہاز گرفتار کئے گئے اور ۲۵ جرمن جہازوں نے خودکشی کی۔

انقرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ فن لینڈ نے باوجود اس کے کہ وہ خود روسیوں کے ہاتھوں مصیبت میں مبتلا ہے اناطولیہ کے زلزلہ زدوں کے لئے قابل قدر امداد بھیجی ہے۔ ترکی حکومت نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ فن لینڈ کا یہ جذبہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ فن قوم بے انتہا شریف اور بلند نظر ہے۔

بغداد کی ایک اطلاع کے مطابق وزیر اعظم عراق نے ایک بیان میں کہا کہ حکومت عراق فوجی سرگرمیوں کے سلسلہ میں ۳۵ لاکھ پونڈ خرچ کر رہی ہے۔ چنانچہ افواج کے لئے جدید آلات حرب اور سامان جنگ خرید کیا جا رہا ہے۔ اور جنگی طیاروں کے لئے امریکہ کے اسلحہ ساز کارخانوں کو آرڈر دیدیا گیا ہے جو عنقریب عراق پہنچنے والے ہیں۔

پشاور ۵ مارچ۔ احمد زئی علاقہ میں سرکاری افواج کا کام باقاعدہ جاری ہے۔ فوج نے دشمن کی کئی خندقیں برباد کر دیں اور ان کے غاروں کی چھان بین کی لیکن بہت کم قبائلی پائے گئے۔

زیورچ ۴ مارچ۔ ۲۷ جرمنوں کو اس الزام میں ایک ماہ سے دس سال تک کی مختلف سزائیں دی گئیں۔ بلکہ ایک کو پھانسی پر بھی لٹکایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے راشن کارڈوں میں رد و بدل کر کے مقررہ مقدار سے زیادہ سامان خوراک حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔

لنڈن ۵ مارچ۔ سر جان سائمن نے آج ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ ۳۰۰ ملین (۴۰ کروڑ) پونڈ قرضہ جنگ لے گی۔ قرضہ جنگ ۵ سے ۱۹ سال تک ہوگا اور ۳ فیصدی سود دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۵ مارچ۔ علامہ مشرقی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے ۲۸ فروری کو جو فوجی نوعیت کی ورزش کے متعلق حکم امتناعی جاری کیا ہے اس میں کوئی بات ایسی نہیں جس کا اطلاق خاکسار تحریک پر ہو تاہم میں حکومت پنجاب کے ایک اور توضیحی بیان کا انتظار کر رہا ہوں اگر ۱۵ مارچ تک حکومت نے اس سلسلہ میں کوئی اعلان نہ کیا تو میں خاکساروں کو حکم دوں گا کہ وہ حسب دستور اپنی سرگرمیاں شروع کر دیں۔

الہ آباد ۵ مارچ۔ افواہ ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اس سال کانگرس کے جنرل سکرٹری مقرر ہونگے۔

نئی دہلی ۵ مارچ۔ جس چیز کے متعلق خیال کیا جاتا تھا۔ کہ وہ امپیریل ایرویز کے ہوائی جہاز ہینی بال کے تباہ شدہ حصے ہیں اب معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک غریب کشتی کا حصہ ہیں اندریں حالات گمشدہ جہاز کا تا حال کوئی سراغ نہیں ملا۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ جہاز سمندر میں ڈوب گیا ہوگا۔

واشنگٹن ۴ مارچ۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے پانامہ سے واپسی پر ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ نہر پانامہ کی حفاظت کے انتظامات کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

نئی دہلی ۵ مارچ۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ ہندوستان کی تجارت اور جہازوں کی آمد و رفت کے متعلق مفصل اطلاعات کی اشاعت عارضی طور پر بند کر دی گئی ہے تاکہ دشمن کو اس کے متعلق کچھ معلوم نہ ہو سکے۔ تاہم ہر ماہ تجارت کے اعداد و شمار دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔

لنڈن ۴ مارچ۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے بھائی مسٹر کرمٹ روزویلٹ نے برطانوی فوج سے استعفیٰ دیدیا ہے اب وہ فن لینڈ کی طرف سے لڑنے کے لئے جا رہے ہیں۔

مدراس ۵ مارچ۔ مدراس گورنمنٹ کے بجٹ برائے ۴۱-۱۹۴۰ء میں مالیہ اراضی میں سات لاکھ روپیہ کی معافی دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔

برلن ۵ مارچ۔ مسٹر سمر ویلز جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اتحادیوں اور جرمنی میں پریذیڈنٹ روزویلٹ کی طرف سے صلح کے مشن پر یورپ آئے ہیں گذشتہ رات یہاں سے روانہ ہو گئے جرمن اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس موقعہ پر صلح کی کسی تحریک کے کامیاب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

استنبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ البانیہ کے پہاڑی مقامات میں جنگ از سر نو شروع ہو گئی ہے اور شاہ زوغو کے بھائی کی قیادت میں قبائلی فوج برسر پیکار ہے جسے اطالوی فوج تا حال شکست نہیں دے سکی۔

ماسکو ۴ مارچ جرمنی اور روس کا جو مشترکہ کمیشن دونوں ممالک کی سرحدات کا تصفیہ کر رہا تھا۔ اس نے اپنا کام ختم کر کے رپورٹ پیش کر دی ہے۔ نئے انتظامات کا تقریباً ۴ ہزار سرحدی چوکیوں پر اثر پڑے گا۔

نئی دہلی ۵ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ نے ایک گھنٹہ میں سات سرکاری بل پاس کئے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ انڈین کمشنڈ افسر جنہیں جنگ کے عرصہ کے لئے بھرتی کیا گیا ہے پلٹن کمانڈر لگائے جائیں گے۔ ہندوستانی سکو لیج ترمیم کا بل بھی پاس ہو گیا جس کے رو سے چاندی کی چونی کی چاندی گھٹا دی جائیگی گو اس کی صورت وزن اور سائز میں کوئی فرق نہ آئے گا۔

بمبئی ۵ مارچ۔ آج کپڑے کے کارخانوں کی عام ہڑتال کا دوسرا دن ہے صبح سے دس ہڑتالی گرفتار ہو چکے ہیں۔ ۶۰ ملیں

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی